امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کے ترجمہ قرآن کی مناسبت سے اشاعت خاص

انوارِ کنزالایمان

مرتبین

ڈاکٹر امجد رضا امجد انڈیا

ملک محبوب الرسول قادری پاکستان

انوار رضا

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

198/4

0321,0300 9429027 E-mail:mahmoobqadri787@gmail.com

Butt

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون: لاہور)

حضرت قائد اہل سنت شیخ الاسلام مولانا الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون: کراچی)

غازی اسلام جانثار پاکستان ملک عبدالرسول قادری رحمۃ اللہ علیہ (مدفون: جوہر آباد)

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کے ترجمۂ قرآن کی مناسبت سے

اشاعت خاص

انوارِ کنز الایمان

ڈاکٹر امجد رضا امجد (انڈیا)

ملک محبوب الرسول قادری (پاکستان)

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

انوار رضا لائبریری 198/4 جوہر آباد (41200) پنجاب، پاکستان

0092-300/321-9429027

mahboobqadri787@gmail.com

مطبوعہ سوال کا فاضلانہ جواب مرحمت فرمایا جس پر انہوں نے جرمنی کے سفر کا ارادہ ترک کر کے بریلی شریف میں آپ سے راہنمائی پائی۔ 1913ء میں آپ نے ہندوستان میں مسلمانوں کے مسائل پر غور وخوض کے بعد "ملتِ اسلامیہ کے لیے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان" کیا اور معاشی نکات پیش کیے۔ اسی سال آپ نے بہاولپور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد دین کے استفتاء پر مدلل جواب مرحمت کیا اور عدلیہ کی راہنمائی کی۔ 1914ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر متعدد سائنسی موضوعات پر راہنمائی حاصل کی۔ 1917ء میں جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی کی تاسیس ہوئی 1918ء میں آپ نے خواجہ حسن نظامی کے نظریہ کے جواب میں "حرمتِ سجدۂ تعظیمی" کے موضوع پر عظیم کتاب تصنیف فرمائی جس میں ثابت کیا کہ سجدہ صرف اور صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لیے ہے وہی معبود ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور سجدۂ تعظیمی حرام ہے۔ آپ نے امریکی ہیئت دان پروفیسر البرٹ ایف پورٹا، آئزک نیوٹن اور آئن سٹائن کے نظریات کے خلاف فاضلانہ تحقیق پیش کی اور ملت مسلمہ کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا۔ 1920ء میں امام احمد رضا نے "رد حرکتِ زمین" کے موضوع پر 105 دلائل دے کر اپنا موقف واضح کیا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلویؒ کی ساری زندگی انتھک جدو جہد سے عبارت ہے وہ شریعت مطاہرہ کے جتنے بڑے عالم تھے اسی قدر سختی سے اس پر عمل پیرا بھی تھے اور حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی کے ساتھ آپ کی محبت تو مثالی تھی۔ آپ ایک سچے عاشق رسول ﷺ اور متبع شریعت تھے فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے آپ نے 5 کتب تصنیف کیں۔ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں فتاویٰ عالمگیری کے بعد دوسرا ابڑا فقہی انسائیکلو پیڈیا بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلویؒ کے مقدس قلم کا عظیم شاہکار ہے جو "فتاویٰ رضویہ" کے نام سے ساری دنیا میں معروف ہے۔ شعرو سخن کی دنیا میں بھی آپ عدیم النظیر اور قادر الکلام شاعر کے طور پر پہچانے جاتے ہیں اور آپ کا نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" اردو ادب کا اہم ذخیرہ ہے۔ اعلیٰ حضرت کا معروف 'سلام' عرب و عجم میں بے حد مقبول ہوا اور اہل نظر کا کہنا ہے کہ اس سلام کو بارگاہ رسالت مآب سے سندِ قبولیت عطا ہوئی ہے

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ‏ ‏ ‏ شمعِ بزمِ ھدایت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا بریلویؒ نے ایک ہزار دو سو بائیس کتب تصنیف کیں بریلی شہر میں عظیم دینی درس گاہ جامعہ منظر اسلام قائم کیا اور خانقاہ قادریہ کے ذریعے سے روحانیت کے طلب گاروں کی دستگیری و راہنمائی کی۔ آپ ایک ہشت پہلو شخصیت کے حامل عظیم بزرگ تھے آپ نے 25 صفر المظفر 1340ھ (1921ء) کو جمعۃ المبارک کی اذان کے وقت داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے......

حکیم الامت علامہ محمد اقبال نے فرمایا تھا کہ"......ہندوستان کے دورِ آخر میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہہ پیدا نہیں ہوا۔ میں نے ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے یہ رائے قائم کی ہے اور ان کے فتاویٰ ان کی ذہانت وفطانت، جودتِ طبع، کمال فقاہت اور علوم دینیہ میں تبحر علمی کے شاہد عادل ہیں۔ مولانا ایک دفعہ جو رائے قائم کر لیتے ہیں اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں یقیناً وہ اپنی رائے کا اظہار بہت غور وفکر کے بعد کرتے ہیں انہیں اپنے شرعی فیصلوں اور فتاویٰ میں کبھی کسی تبدیلی یا رجوع کی ضرورت نہیں پڑتی باایں ہمہ ان کی طبیعت میں شدت تھی اگر یہ چیز درمیان میں نہ ہوتی تو مولانا احمد رضا خان بریلویؒ گویا اپنے دور کے امام ابو حنیفہ تھے"......

صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ نے فرمایا کہ......علم فقہ میں جو تبحر و کمال حضرت امام احمد رضا خان کو حاصل تھا اس کو عرب وعجم، مشارق ومغارب نے گردنیں جھکا کر تسلیم کیا......

حرم کعبہ میں محافظ کتب الشیخ سید اسماعیل بن خلیل نے فرمایا کہ......میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس فتاویٰ کو امام ابو حنیفہ نعمان دیکھتے تو یقیناً ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں......

"ہمدرد" کے بانی حکیم محمد سعید دہلوی کا کہنا ہے کہ...... مولانا (بریلویؒ) شریعت وطریقت دونوں کے رموز سے آگاہ تھے۔ اگر ایک طرف ان کے فتاویٰ نے عرب وعجم میں ان کی علمی ودینی بصیرت کی دھاک بٹھا دی تھی تو دوسری طرف عشق رسول ﷺ نے ان کی نعتیہ شاعری کو فکر وفن کی بلندیوں پر پہنچا دیا تھا۔

نامور دیوبندی عالم علامہ انور شاہ کشمیری کا کہنا ہے کہ واقعی بریلوی حضرات کے سرکردہ مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ کی تحریریں شائستہ اور مضبوط ہیں جنہیں دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خان بریلوی صاحب ایک زبردست عالم دین اور فقیہہ ہیں...... جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی نے لکھا ہے کہ میں مولانا احمد رضا خان مرحوم کے علم وفضل ان کے ذہن

رسا اور اکی دینی خدمات کا قائل و معترف ہوں...... تھانہ بھون سے بین الاقوامی شہرت کے حامل دیوبندی عالم مولانا اشرف علی تھانوی کہتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی اگرچہ ہمیں کافر کہتے تھے مگر عشقِ رسول ﷺ کی بناء پر کہتے تھے اگر وہ گستاخِ رسول سمجھتے ہوئے بھی ہمیں کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے کلام سے جن نعتوں کو آفاقی حیثیت کا حامل کہا جاسکتا ہے ان میں سے چند ایک کے مقطع یہ ہیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا — ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا
واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحیٰ تیرا — نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں — جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے؟ — ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے؟
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلویؒ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال 24 صفر المظفر سے 26 صفر المظفر تک منایا جاتا ہے ساری دنیا میں آپ کے لاکھوں ارادت مند آپ کی یاد میں تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں۔ سال گذشتہ 1430ھ (2009ء) کو آپ کے ترجمۂ قرآن کو ایک صدی کی تکمیل ہو جانے کے سبب "کنز الایمان سال" کے طور پر منایا گیا تھا۔ میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ ملتِ مرحومہ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہٗ کا حقیقی فیض نصیب کرے...... قوم میں دینی شعور بیدار ہو اور اقامتِ دین کے لیے ہم بھی اپنے حصے کا کردار ادا کر سکیں۔ آمین

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی) کے سربراہ اور نامور محقق رضویات حضرت علامہ سیّد وجاہت رسول قادری مدظلہٗ اور علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی شکریہ کے مستحق ہیں کہ جنھوں نے "رضا ریویو پٹنہ" کی اصل کاپی ہمیں مستعار مرحمت فرمائی جس کے استفادہ کرتے ہوئے ہم اس خصوصی نمبر کو شائع کرنے کے قابل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

مجاہدِ ملت بطلِ حریت ضیغمِ اسلام فاتح تختہ دار حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

رحمۃ اللہ علیہ نے کنز الایمان شریف کے خلاف سعودی عرب میں عائد کی جانے والی نام نہاد پابندی پر نہایت مؤثر اور زور دار انداز سے اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا اور قائد کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں پوری فرمائیں۔ اس موضوع پر مولانا نیازی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مقالہ "کنز الایمان کے خلاف سازش اور اس کا مثبت جواب" انڈیا سے شائع ہونے والے "رضا ریویو" کی اشاعت خصوصی میں شامل اشاعت نہ ہو سکا جسے ہم "انوار کنز الایمان" کی زینت بناتے ہوئے روحانی خوشی اور مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ حضرت مجاہدِ ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی قدس سرہٗ کے اس مقالہ کی اشاعت سے یقیناً بہت سارا تاریخی ریکارڈ محفوظ ہو جائے گا اور ہمارا یقین ہے کہ حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک بھی مسرور ہو گی۔ اس کی اشاعت کی خبر پا کر ہمارے مشتری ہمدم دیرینہ محترم حاجی عطا اللہ خان روکھڑی کے علاوہ مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس کی متولی اور جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی جائنٹ سیکرٹری اور ہمارے بزرگ راہنما الحاج محمد اسلم خان روکھڑی نے جس خوشی اور مسرت کا اظہار کیا وہ بھی لائقِ تحسین ہے۔ خداوند متعال حضرت مجاہدِ ملت کی اس سعی کو قبول فرما کر ان کی قبر کو روشن اور منور فرمائے۔ صاحبِ قرآن کے نور سے بھر دے اور ہمیں اس سے اکتسابِ فیض کی توفیق بخشے۔ آمین

یونہی حضرت پیرِ طریقت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہٗ سجادہ نشین دربار عالیہ سیال شریف کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت مفکرِ اسلام علامہ ساحبزادہ صاحبزادہ عزیز احمد اور حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری (رحمہم اللہ) نے سعودی عرب کے فرمانروا کو تفصیلی مکتوب کا ڈرافٹ تیار کیا۔ پھر اجلاسِ خاص میں حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی قدس سرہٗ کے خلفاء کرام کی کثیر تعداد نے انہیں اپنی مشاورت پیش کی۔ یہ اتمامِ حجت، اظہارِ حقیقت، دعوتِ انصاف اور قرآن فہمی کی عمدہ مثال اور کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کی وکالت کی اچھی روایت ہے۔ اس مقصد کے پیشِ نظر اس اہم علمی تاریخی دستاویز کو انوارِ رضا کی اشاعتِ خاص "انوار کنز الایمان" کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔

مجھے حضرت پیرِ طریقت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی مدظلہٗ (اسلام آباد) کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ جنھوں نے کمال شفقت سے شبیہ مجدد الف ثانی حضرت خواجۂ خواجگان پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی قدس سرہٗ سے اس اشاعتِ خاص "انوار کنز الایمان نمبر" کے لئے خصوصی پیغام دلوایا حالانکہ حضرت پیر ارچی رحمۃ اللہ علیہ علیل تھے اور یہ پیغام ان کی حیاتِ مبارکہ کی آخری تحریر

انتساب

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن شریف کے حوالے سے

اس کاوش کو

روحانیت کے عظیم سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے فرد فرید اور سلسلہ سیفیہ کے موسس اعلیٰ

حضرت شبیہ مجدد الف ثانی

اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی نور اللہ مرقدہٗ

کے اسم گرامی سے

موسوم کرتے ہوئے اس لئے بہت زیادہ مسرور ہوں کہ انہوں نے

اپنے وصال مبارک سے صرف چار روز قبل اپنے دستخطوں کے ساتھ

ہمیں اپنا پیغام مرحمت فرمایا

اور یہی ان کی حیات مبارک کی آخری تحریر ہے۔

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃ

غبار راہ حجاز

محمد محبوب الرسول قادری

(چیئرمین)

انٹرنیشنل غوثیہ فارم ...... اسلامک میڈیا سنٹر

پیغام

حجۃ الخلف بقیۃ السلف

حضرت پیر طریقت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن اردو زبان میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی ﷫ کا وہ عظیم علمی و روحانی شاہکار ہے کہ جس کی اہمیت و افادیت کسی باشعور صاحب علم و ذی شعور سے مخفی نہیں اور نہ ہی کوئی دیانت دار شخص اس کی عظیم علمی حیثیت کا انکار کر سکتا ہے۔ قرآن کریم کے ترجمے کے لئے ضروری ہے کہ مترجم روح قرآن سے آشنا ہو اور اس اصول پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی ﷫ پورے اترتے ہیں اسی لئے کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن میں شان الوہیت کا مکمل پاس رکھا گیا ہے اور منصب نبوت و رسالت کے آداب کو بھی پیش نظر رکھ کر ترجمہ کیا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ بہت عمدہ اور با ادب ترجمہ ہے۔ کنز الایمان کی زبان کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی اور عشق رسالت مآب ﷺ کی خوشبوؤں سے معطر و معمور ہے۔ امام احمد رضا ﷫ کا قلم عرفان ذات کی روشنیاں بکھیرتا ہے اور ظلمت و بد عقیدگی کو کافور کرتا چلا جاتا ہے۔ فصاحت و بلاغت کے سبب میں زیادہ کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں ورنہ دیگر مترجمین کی لغزشوں اور غلطیوں کی نشاندہی کے ساتھ کنز الایمان کی افادیت پر سیر حاصل کتاب لکھ دیتا۔

سہ ماہی "انوار رضا" جوہر آباد کی طرف سے اشاعت خاص "انوار کنز الایمان" اہل حق کے لئے ارمغان علم و عرفان ہے میں اس کی اشاعت پر مسرور ہوں نیز اس کی کامیابی، قبولیت اور مقبولیت کے لئے دعا گو ہوں۔

العبد شیخ الحدیث محمد حمید جان سیفی

0300-4132454

الفقیر سیف الملک احمد سید المعروف یار جان سیفی

0300-4636846

کنز الایمان اور صدر الشریعہ

مولانا عبد المبین نعمانی

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز کا ترجمہ قرآن ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' (۱۳۳۰ھ) مقبولیت کی جس بلند ترین منزل پر فائز ہے، وہ محتاج بیان نہیں، ہندو پاک اور دیگر ممالک میں اس کی اشاعت جس پیمانے پر ہورہی ہے اس کا مقابلہ دنیا کی دیگر زبانوں کے ترجمے تو کیا خود اردو کے تراجم میں بھی کوئی ترجمہ نہیں کرسکتا۔ ایک زمانہ تھا کہ اس کی اشاعت کی طرف سے غفلت برتی جارہی تھی، اور دوسرے تراجم چور دروازے سے قرآن کے معنی و مطلب کے نام پر سنی گھروں میں پھیلائے جارہے تھے عام خواندہ مسلمان فرق تراجم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے نادست تراجم قرآن حاصل کرتے جارہے تھے لیکن اب جب کہ ہر طرف ترجمہ امام احمد رضا کی دھوم مچی ہوئی ہے دوسرے تراجم قرآن کی اشاعتیں متاثر ہونے لگی ہیں یہی وجہ ہے دوسرے تراجم قرآن کی اشاعتیں متاثر ہونے لگی ہیں یہی وجہ ہے کہ عرب کے بعض ممالک میں ہندو پاک کے وہابی مسلک کے متعصب افراد نے پابندی لگوانے کی پوری کوشش کی اور وہ سرکاری طور پر پابندی لگوانے میں کامیاب بھی ہوگئے، لیکن الحمدللہ اس پابندی کا اثر الٹا نکلا جسے رکوانے کی تدبیر کی جارہی تھی اس کی شہرت اور اشاعت آسمانوں کو چھونے لگی۔ سچ کہا ہے کسی کہنے والے نے۔ ع۔ مہ فشاند، نور وسگ عو، عو، کند

اور بالکل ایسے ہی اس کی اشاعت بڑھتی جارہی ہے۔ جیسے اسلام کہ۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے

اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

چونکہ کنز الایمان قرآن واسلام کا سچا ترجمان اور مسلک حق کا صحیح ترین پاسبان ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام ہی کی طرح ابھرنے اور بڑھنے کی فطرت سے نوازا ہے، اب گھٹانے والے لاکھ گھٹائیں، روکنے والے ہزار تدبیریں کرتے رہیں، لیکن کنز الایمان کا سورج تو چڑھتا ہے اور چڑھتا ہی جائے گا۔

الحمدللہ کنز الایمان کی خوبیاں ایسی نہیں کہ صرف امام احمد رضا کے معتقد ومریدین ہی مداح ہیں بلکہ جنہیں امام احمد رضا سے مسلکی ہم آہنگی بھی نہیں ارادت وتلمذ تو دور کی بات ہے وہ بھی جب حقیقت بیں نگاہوں سے غیر جانبدار ہوکر ترجمہ امام احمد رضا کی زیارت کرتے ہیں اور اس کی تہ بہ تہ

خوبیوں سے واقف ہوتے ہیں تو بے ساختہ مدح وثناء میں زبان کھول کر حقیقت کا اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں کرتے، ذیل میں ایسے ہی دو تاثرات ہدیہ ناظرین ہیں، چشم حیرت وا کیجیے اور پڑھیے۔

پاکستان کے سابق وزیر اطلاعات ونشریات، مولانا کوثر نیازی جو مشہور دیوبندی عالم مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے شاگرد تھے اور عرصہ تک جماعت مودودی معروف بہ جماعت اسلامی سے بھی منسلک رہ چکے تھے وہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی حقائق نگاری وادب آموزی سے متاثر ہوکر تحریر کرتے ہیں،

ادب واحتیاط کی یہی روش امام احمد رضا کی تحریر وتقریر کے ایک ایک لفظ سے عیاں ہے یہی ان کا ہے، جو ان کا حرز جاں ہے، ان کا طغرائے ایمان ہے، ان کی آہوں کا دھواں ہے، حاصل کون و مکاں ہے، برتر از این وآں ہے، باعث رشک قدسیاں ہے، راحتِ قلب عاشقاں ہے، سرمۂ چشم سالکاں ہے ترجمہ کنز الایمان ہے۔

ووجدک ضالا فھدی کے ترجمے کو دیکھ لو، قرآن پاک شہادت دیتا ہے **ما ضل صاحبکم وما غوی** : ''رسول گرامی نہ گمراہ ہوئے نہ بھٹکے'' **ضل** ماضی کا صیغہ ہے مطلب یہ ہے کہ ماضی میں آپ کبھی گم گشتہ راہ نہیں ہوئے، عربی زبان ایک سمندر ہے اس کا ایک ایک لفظ کئی کئی مفہوم رکھتا ہے ترجمہ کرنے والے اپنے عقائد وافکار کے رنگ میں ان کا کوئی سا مفہوم اخذ کر لیتے اب **ووجدک ضالا** کا ترجمہ ماضل (گمراہ نہیں ہوئے) کی شہادتِ قرآن کو سامنے رکھ کر عظمتِ رسول کے عین مطابق کرنے کی ضرورت تھی مگر ترجمہ نگاروں سے پوچھو، انہوں نے آیت قرآنی سے کیا انصاف کیا ہے!

شیخ الہند مولانا محمود الحسن ترجمہ کرتے ہیں۔

اور پایا تجھ کو بھٹکتا، پھر راہ سجھائی،

کہا جاسکتا ہے مولانا محمود الحسن ادیب نہ تھے ان سے چوک ہوگئی آیئے ادیب شاعر، مصنف اور صحافی مولانا عبد الماجد دریا آبادی کی طرف رجوع کرتے ہیں، ان کا ترجمہ ہے۔

''اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا''

مولانا دریا آبادی پرانی وضع کے اہل زبان تھے، ان کے قلم سے صرف نظر کر لیجیے اس دور میں اردوئے معلی میں لکھنے والے اہل قلم حضرت مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کے دروازے پر دستک دیجیے ان کا ترجمہ یوں ہے،

''اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی''

الرحیم دولت مند اور صاحب اقتدار نہ تھے متوسط درجہ کے انسان تھے۔ توکل پر گذر بسر ہوتا تھا، ہروقت خدا پر نظر رہتی، اس کا نتیجہ تھا کہ ہمیشہ خوش حال رہتے، آپ نے اپنے فرزند کی اس طرح اعلیٰ سطح پر تعلیم وتربیت فرمائی کہ وہ اپنے زمانے کے سربرآوردہ علماء میں شامل ہوگئے، ہندوستان میں جس طرح آپ نے اکابر علم وفن سے اخذ فیض کیا وہ تو مسلم ہے ہی اس کے علاوہ آپ بقول شاہ ابوالحسن زید فاروقی۔

"شاہ ولی اللہ علم ظاہر وعلم باطن میں کمال حاصل کرنے کے بعد حرمین شریفین ۱۱۴۳ھ میں تشریف لے گئے وہاں علم ظاہر علمائے اعلام سے خاص کر علامہ ابوطاہر جمال الدین محمد بن برہان الدین ابراہیم مدنی کردی کورانی شافعی سے درجہ اکمال وتکمیل کو پہنچایا اور باطن کا تصفیہ تزکیہ صیقل اور جلا بیت اللہ المبارک، آثار متبرکہ، مشاہد مقدسہ، اور روضہ مطہرہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خاک روبی اور ان امکنہ مقدسہ میں جبہ سائی نے اس سلسلے میں آپ کی مبارک تالیف فیوض الحرمین اور المشاہد المبارکہ شایان مطالعہ ہیں" (۶)

مسلک وہابیت سے وابستہ جو لوگ اپنے کو فکر ولی اللہی کا سچا ترجمان مانتے ہیں ان کے عقائد ونظریات کی ایک جھلک پیش کی جارہی ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کس طرح ان لوگوں نے انہیں اپنا رہنما تسلیم کرکے ان کے عقائد پر ضرب کاری لگائی ہے۔

وہابیت کی رہنما کتاب تقویۃ الایمان میں ہے "جو کہے اللہ ورسول نے غنی کردیا وہ شرک ہے"

حالانکہ قرآن عظیم فرماتا ہے اغنھم اللہ ورسولہ من فضلہ (۷)

(اللہ ورسول نے انہیں دولت مند کردیا اپنے فضل سے)

تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ احمد بخش اور محمد بخش نام رکھنا شرک ہے۔

حالانکہ قرآن حکیم فرماتا ہے کہ جبریل علیہ السلام جب حضرت سیدتنا مریم کے پاس آئے تو فرمایا انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما ذکیا (۸) (میں رب کا رسول ہوں اس لئے کہ میں ستھرا بیٹا دوں)۔

اس طرح کی عبارتوں سے پوری کتاب بھری ہے تقویۃ الایمان کی عبارتوں کا مطالعہ کرنے کے بعد امام اہل سنت مولانا احمد رضا فرماتے ہیں۔

"وہابیہ کے شرک سے نہ ائمہ محفوظ نہ صحابہ نہ انبیاء نہ جبریل امین نہ خود رب العالمین (۹)

وہابیوں کے سرغنہ شاہ اسماعیل دہلوی کی دوسری تصنیف صراط مستقیم ہے۔ اس کتاب میں یہ عبارت بھی پائی جاتی ہے۔

"از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از

معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ وخر خود است" (۱۰)

(نماز میں زنا کے وسوسے سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور علیہ السلام کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہوجانے کے مقابلے میں بدتر قرار دیا گیا ہے)

فکر ولی اللہی کے نام سے اکابر علمائے دیوبند نے جو گلفشانیاں کی ہیں اس پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے چلیں مولانا محمد قاسم نانوتوی اپنی تصنیف تحذیر الناس میں لکھتے ہیں۔

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں" (۱۱)

مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

آپ (ﷺ) کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی مجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔ (۱۲)

مولانا خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں۔

الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان وملک الموت کا حال علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟۔ شیطان وملک الموت کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ (۱۳)

یہ واضح رہے کی اس عبارت کو مصنف کے استاذ مولوی رشید احمد گنگوہی کی تائید بھی حاصل ہے کیوں کہ یہ کتاب انہی کے حکم سے تصنیف ہوئی ہے اور انہوں لفظاً لفظاً پڑھ کر اس کی تصدیق فرمائی ہے۔

کیا فکر ولی اللہی یہی ہے جس کا ذکر سطور بالا میں ہوا یا اس سے ہٹ کر کوئی اور چیز ہے اگر یہ شاہ ولی اللہ کی فکر نہیں تو وہابیت اور دیوبندیت کے اکابر واصاغر علما انہیں اپنے رہنما کے طور پر کیوں پیش کرتے ہیں؟۔ جب کہ واقعہ یہ ہے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے افکار ونظریات ماضی کی حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے ہم آہنگ تھے بعد کے ادوار میں ان نظریات کی ترجمانی کافی حد تک امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں قادری نے کی جس کی تشہیر دور حاضر میں [illegible] اور بالفاظ دیگر مسلک اعلیٰ حضرت سے ہوئی۔ امام اہل سنت نے اپنی تمام تر تصانیف میں ان افکار ونظریات کی ترجمانی کی جن پر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا عمل تھا اور شاہ ولی محدث دہلوی کی وہ تمام تصانیف جو غیر محرف ہیں ان سے بھی تقریباً وہی سب کچھ ثابت ہے جس کا ذکر امام اہل

صاحب کا حصہ بمشکل ۲۰ ٪ فیصد ہے جب کہ ۸۰ ٪ فیصد ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب کے ''موضح القرآن'' کا چربہ ہے چنانچہ مترجم موصوف خود اپنے مقدمہ میں اس بات کا نہ صرف اظہار کرتے ہیں بلکہ اقرار کرتے ہیں کہ مترجمین کی صف میں ایسا ہی شامل ہوا ہوں جس طرح کوئی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہوتا ہے ملاحظہ کیجیے آپ کی اپنی تحریر ترجمہ قرآن سے متعلق:

''تراجم موجودہ صحیحہ معتبرہ (ترجمہ شاہ عبدالقادر و شاہ رفیع الدین دہلوی) کے ہوتے ہوئے ہمارا جدید ترجمہ کرنا لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونا ہے جس سے نہ مسلمانوں کو کوئی نفع معتبرہ پہنچ سکتا ہے نہ ہم کو ـــــ ہم کو جدید ترجمہ کرنا فضول سے بڑھ کر نہایت مذموم اور مکروہ تک نظر آتا ہے۔ (مولوی محمود الحسن، ترجمہ قرآن، مقدمہ، ص: ۲، مطبوعہ کراچی)

قارئین کرام! خود مترجم کے اعتراف کے بعد کہ اس کو مترجم کہنا مناسب نہیں اور جدید ترجمہ کرنا فضول سے بڑھ کر مذموم ہے اس لیے مولوی محمود الحسن کا ترجمہ قرآن شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن کا چربہ قرار پائے گا اور اس کو اصل ترجمہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ آپ کیونکہ عالم دین تھے اور دیوبند کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے تھے اس لیے مترجمین کی صفوں میں شامل سمجھے گئے۔

۶۔ مولانا نواب وحید الزماں:

مولوی وحید الزماں ابن نور محمد ابن شیخ احمد فاروقی کانپور میں ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۰ء میں حیدر آباد دکن میں انتقال ہوا۔ درس نظامی کی سند مدرسہ فیض عام کانپور سے حاصل کی۔ آپ ابتداء میں پکے حنفی تھے اور ابتداً سلسلۂ قادریہ، پھر نقشبندیہ سلسلہ میں مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی (م ۱۸۹۵ء) سے بیعت بھی ہوئے جن سے حدیث مسلسل بالترجمہ کی سند بھی حاصل کی۔

مولوی وحید الزماں اپنے بڑے بھائی مولوی بدیع الزماں (م ۱۳۱۲ھ) سے متاثر ہو کر حنفیت چھوڑ کر اہل حدیث کے مکتبۂ فکر میں شامل ہوگئے او ساتھ ہی طریقت کو بھی ترک کردیا۔ آپ نے ایک سو سے زیادہ کتب یادگار چھوڑی ہیں ان میں تراجم و تالیفات و تصنیفات سب شامل ہیں مگر زیادہ رشحات قلم فن حدیث کی کتابوں کی صورت میں ہے۔ آپ کی ایک کاوش ترجمۂ قرآن بھی ہے جس کو ''موضح القرآن'' کے نام سے آپ نے ۱۹۰۳ھ میں مکمل فرمایا اس کے علاوہ تفسیری وحیدی، لغات القرآن اور اشارۃ الاخوان بفائل القرآن کے نام سے بھی تالیفات تحریر فرمائیں۔

مولوی وحید الزماں حدیث و فقہ کی کئی درجن کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں مگر آپ کے ترجمۂ قرآن کے مطالعے کے بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ یا تو قرآن کے اصل معانی و مطالب پر ان کی نظر کمزور تھی یا آپ کسی نئے رجحان کی نمائندگی کر رہے ہیں جدید خیالات و افکار کی ترجمانی کا عنصر ان

کے ترجمۂ قرآن میں نمایاں ہے اور ترجمہ قرآن کرتے وقت اکثر مقامات پر وہ غیر ضروری اضافے کر جاتے ہیں جس سے روح قرآن مجروح ہوتی ہے۔ مثلاً:

(اے پیغمبر) خدا تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو معبود نہ بنا۔ (بنی اسرائیل: ۲۲)

(اے پیغمبر) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو (مشرکوں کی طرح) مت پکار۔ (الشعراء: ۲۱۳)

اور (اے پیغمبر) تجھ کو یہ امید کہاں تھی کہ تجھ پر کتاب اترے گی مگر یہ تو تیرے مالک کی مہربانی ہوئی کہ تجھ پر قرآن اترا۔ (القصص: ۸۶)

۷۔ مولانا اشرف علی تھانوی:

مولانا اشرف علی تھانہ بھون، ضلع مظفر نگر میں (۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء) میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم دیوبند میں ۱۸۹۵ء میں داخل ہوئے اور ۲۱ سال کی عمر میں فارغ تحصیل ہوئے۔ اس دارالعلوم میں آپ نے مولوی یعقوب نانوتوی، مولوی محمود الحسن دیوبندی، مولوی سید احمد دیوبندی اور مولوی عبدالعلی میرٹھی سے اکتساب کیا۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (المتوفی ۱۳۱۷ھ) سے بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت بھی حاصل کی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کثیر تصانیف لکھنے والوں میں شمار ہوتے ہیں مگر صحیح تعداد اور موضوعات پر تذکرہ نگاروں نے ابھی تک توجہ نہیں دی۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی تصانیف علوم دینیہ کے مختلف موضوعات پر صرف اردو زبان میں ملتی ہیں۔ ان میں ترجمہ قرآن اور تفسیر قرآن کے علاوہ فتاویٰ بھی ہیں آپ نے طویل عمر پائی اور ۸۲ سال کی عمر میں ۱۳۶۲ھ میں تھانہ بھون میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ نے اپنے ترجمہ قرآن اور کتاب ''بہشتی زیور'' سے کافی شہرت پائی۔

مولوی صاحب کا ترجمہ قرآن ۱۹۰۵ء میں مکمل ہوا اور ۱۹۰۸ء میں دہلی سے شائع ہوا اس ترجمہ کے ساتھ مقدمہ بھی تحریر ہے جس میں اپنے ترجمہ کرنے کی غرض و غایت بھی بیان کی ہے آپ لکھتے ہیں:

''بعض لوگوں نے محض تجارت کی غرض سے نہایت بے احتیاطی سے قرآن کے ترجمے شائع کرنا شروع کیے ہیں جن میں بکثرت مضامین خلاف قواعد شرعیہ بھر دیے جن سے عام مسلمانوں کو بہت مضرت پہنچی ــــ چونکہ کثرت سے ترجمہ بینی کا مذاق پھیل گیا ہے ــــ مشورے سے یہ ہی ضرورت بیان و تقریر مضامین میں ان کے مذاق و ضرورت کا حتی الامکان پورا لحاظ رہے۔''

(مولوی اشرف علی تھانوی مقدمہ بیان القرآن، ص: ۲، تاج کمپنی لمیٹڈ)

ڈاکٹر صالحہ اشرف اپنی تصنیف ''قرآن حکیم کے اردو تراجم'' میں مولوی اشرف علی تھانوی کے اس مقدمے پر گفتگو کرتے ہوئے ص: ۲۸۳ پر رقمطراز ہیں:

ذمہ داری بتا رہا ہے اور ان سے گواہی لے رہا ہے کہ جب تم کو کتاب دوں اور یہ نبی تشریف لے آئے تو ان کی ضرور ضرور مدد کرنا۔ ملاحظہ کیجیے۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

''اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کی تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔'' (آل عمران:۸۱) کنز الایمان

قارئین! اب غور کریں کہ مترجم یا تو اپنی کم علمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یا پھر نبوت کے متعلق کوئی نیا عقیدہ دینا چاہتے ہیں جس میں نبی کو خود اپنے متعلق خبر نہیں کہ وہ نبی ہے اور نہ اس بات کی خبر کہ وحی کے ذریعہ اس کو کوئی کتاب ملے گی یا پھر مترجم قرآن کریم کو صحیح سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے کہ یہ خطاب کس سے ہے اور اگر ایک آیت قبل سے اس کو ملائیں تو بات اور واضح طور پر سمجھ میں آجاتی ہے کہ عام لوگوں سے خطاب ہے اور آپ سے کہا جا رہا ہے کہ قل

قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ (القصص:۸۵)

ترجمہ: ''تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے اسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی میں ہیں۔'' (کنز الایمان)

یہ خطاب ان لوگوں سے خاص کر مکہ کے کافروں، مشرکوں سے ہے کہ جن سے کہا جا رہا ہے کہ:

''تم امید نہ رکھتے تھے کہ کتاب تم پر بھیجی جائے گی، ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی۔'' (کنز الایمان)

قارئین کرام! آپ خود ہی تجزیہ کریں کہ اس قسم کے تراجم سے ملت کو کتنا نقصان ہوا ہوگا اور یہ ترجمہ آپ کو نئے فرقے کی بنیاد نظر آ رہا ہوگا کہ نبی کو خبر ہی نہیں۔ یعنی نبی جانتا ہی نہیں کہ اس کے پاس وحی آئے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سیدھی راہ چلائے۔

۵۔ مولانا اشرفعلی تھانوی کا ترجمۂ قرآن:

۱) وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ (البقرۃ:۱۴۵)

ترجمہ: ''اور اگر آپ ان کے (ان) نفسانی خیالات کو اختیار کریں (اور وہ بھی) آپ کے پاس علم (وحی) آئے پیچھے تو یقیناً آپ ظالموں میں شمار ہونے لگیں۔'' (ترجمہ اشرفعلی تھانوی)

قارئین کرام! اس ترجمہ کو پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ (معاذ اللہ) سب سے زیادہ خطرہ

اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی سے ہے کہ کہیں وہ نفسانی خواہشات نہ کرنے لگیں، وحی کے پیغام کے باوجود وہ نافرمانی کرنے لگیں اور گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم کریں۔ سوال یہ پیدا ہوگا کہ نبی کیا ہدایت یافتہ نہیں ہوتا؟ اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت نہیں فرماتا؟ اور ساتھ ہی یہ بات ذہن میں آئے گی کہ کتاب اللہ کیا نبی کی ہدایت کے لیے نازل ہوتی ہے یا عام لوگوں کی ہدایت کے لیے؟ اور اگر (معاذ اللہ) ایسا ہی ہے جیسا مترجم ترجمہ کر رہا ہے تو پھر بشمول نبی کسی کا بھی ''اسوہ'' پیروی کرنے کے لائق نہ ہوگا۔ جب کہ خالق قرآن نبی کریم ﷺ کے لیے ارشاد فرما رہا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ: ''بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔'' (کنز الایمان)

سورہ بقرہ کی اس آیت میں مخاطب دراصل وہ منکرین ہیں جو قرآن کی تعلیم کو جھٹلا رہے تھے اور خاص کر یہودیوں سے خطاب ہے کہ وہ قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض کر رہے تھے۔ اس آیت کو اس کے پہلے حصے کے ساتھ ملا کر ترجمہ پڑھیں پھر سمجھ میں آتا ہے کہ خطاب رسول اللہ ﷺ سے ہے یا رسول کے ذریعہ عام انسانوں سے اور بالخصوص منکرین قرآن سے ہے:

''اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ، وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع نہیں۔''

''اور (اے سننے والے کسے باشد!) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا، بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت تو ضرور ستم گار ہوگا۔'' (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

آگے ان یہودیوں کے متعلق مزید ارشاد ہو رہا ہے کہ یہ لوگ نبی کو اچھی طرح پہچانتے ہیں جیسا کہ اگلی آیت میں ارشادِ ربانی ہے:

''اور جن کو ہم نے کتاب دی، وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے۔'' (البقرۃ:۱۴۶)

اب آپ خود یہ فیصلہ کریں کہ یہ خطاب حضور سے تھا یا منکرین سے مگر مترجم قرآن نے اس نافرمانی کو نبی کی طرف لوٹا کر مسلمانوں کے عقیدہ ''عصمتِ انبیاء'' کو متزلزل کر دیا ہے۔ مولانا اشرفعلی تھانوی کے ترجمہ قرآن سے ایک اور آیت کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

۲۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (الضحیٰ:۷)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا رستہ بتلا دیا۔'' (مولوی اشرفعلی تھانوی)

قارئین کرام! ہم میں اور نبی میں کیا فرق رہا کہ ہم یقیناً شریعت سے بے خبر ہوتے ہیں

اور جب اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمادیتا ہے تو ہم شریعت کے مطابق اعمال کو ڈھالنے لگتے ہیں، مگر نبی بھی (معاذ اللہ) ہماری طرح اللہ کا نافرمان اور اللہ سے بے خبر ہوتا ہے۔ یہ کونسا دین ہے کہ جس کا رہبر بھی معاذ اللہ بے خبر، جب کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ (الاحزاب:۴۶)

ترجمہ: ”اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی)! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔“

اور سورۃ الفتح میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ (الفتح:۲۸)

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔“

مولانا اشرف علی تھانوی کے مندرجہ بالا آیت کے ترجمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دین مذہب میں نبی کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے اور اتنا بڑا الزام لگانے سے بھی نہیں چوکتے کہ نبی ﷺ (معاذ اللہ) شریعت ہی سے بے خبر تھا اور یہ خیال نہ کیا کہ نبی ایک لمحہ بھی اگر اللہ سے غافل ہو جائے تو وہ منصب نبوت کا اہل نہیں رہتا جبکہ ہر نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے۔ حقیقت میں مولانا اشرف علی نے آیت کے سیاق و سباق ہی کو نہ دیکھا اور نہ سمجھا اگر چند تفاسیر ماثورہ دیکھ لیتے تو شاید ایسا ترجمہ کرنے کی جسارت نہ کرتے۔ تفاسیر کی روشنی میں اور نبوت کے منصب کو سامنے رکھتے ہوئے جو محتاط ترجمہ ہوسکتا ہے، اس کو مولانا احمد رضا نے یوں فرمایا ہے:

”اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔“ (کنز الایمان)

جگہ جگہ قرآن کریم میں نبی کا جو منصب اللہ نے بیان فرمایا ہے، مولانا اشرف علی تھانوی اس کو ترجمہ میں ڈھالتے وقت بدل ڈالتے ہیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل آیت ملاحظہ کیجیے جس میں اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو تمام عالمین کے لیے مطلق رحمت بنانے کا اعلان فرمایا مگر مولانا اشرف علی تھانوی اپنے قلمی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے روح قرآن کے برخلاف ترجمہ کرتے ہیں، ملاحظہ کیجیے:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: ”اور ہم نے (اپنے مضامین نافع دے کر) آپ کو کسی بات کے واسطے نہیں بھیجا مگر دنیا جہاں کے لوگوں (مکلفین) پر مہربانی کے لیے۔“ (مولوی اشرف علی)

اور صحیح ترجمہ ملاحظہ کیجیے:

”اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔“ (ترجمہ کنز الایمان)

۱۔ مولانا محمود الحسن دیوبندی کا ترجمۂ قرآن:

۱) اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ یَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ۔ (آل عمران:۱۴۲)

ترجمہ: ”اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا ثابت قدم رہنے والوں کو۔“ (محمود الحسن)

اس ترجمہ کو پڑھنے کے بعد ایک انسان اپنا عقیدہ یہ بنائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا علم بھی (معاذ اللہ) ناقص ہے کہ اس کو ہر آن، ہر بات کا علم نہیں، اس کو مستقبل کے معاملات کا علم نہیں، اس کو انسانوں کے ارادوں کا علم نہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور مترجم نے شاید پورے قرآن کا مطالعہ بھی نہیں کیا جس میں خود باری تعالیٰ کے علم کا ذکر متعدد آیات میں موجود ہے مثلاً وہ ”علام الغیوب“ ہے، ”عالم الغیب والشاهده“ ہے، ”ولله غیب السموت والارض“ وغیرہ وغیرہ۔

یہ بات عقل سے بالاتر ہے کہ ایک عالم جو باقاعدہ دار العلوم سے فارغ التحصیل ہے، عربی زبان و ادب کا سمجھنے والا ہے، درس و تدریس سے اس کا تعلق ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے علم سے متعلق ایسا جملہ لکھ دیتا ہے کہ جس سے خالق اور بندہ کا علم برابر محسوس ہوتا ہے (معاذ اللہ)۔ لگتا یہی ہے کہ مترجم نہ تو عربی زبان کی وسعت سے بھرپور واقف اور نہ ہی وہ لفظ ”حسب“ کے معنی سے واقف ہوسکا۔ آیئے مولانا احمد رضا بریلوی کے ترجمہ کو ملاحظہ کریں جس میں عظمت خداوندی اور علم قدرت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے:

”کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی۔“ (کنز الایمان)

۲) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۝ لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ یَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ (الفتح:۲)

ترجمہ: ”ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ۔ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔“

قارئین کرام! سورہ فتح کی اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ صلح حدیبیہ سے واپسی پر حضور ﷺ کو فتح مکہ کی بشارت دے رہا ہے کہ جلد ہی مکہ فتح ہو جائے گا مگر مترجم قرآن مولانا محمود الحسن دیوبندی نے اس آیت کے ترجمہ کا رخ ہی بدل دیا کہ اللہ نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے اگلے

بشریت مصطفیٰ کے حوالے سے

تفسیرات امام احمد رضا کا تقابلی مطالعہ

—■ مولانا محمد عبدالعلیم رضوی

میرا موضوع بشریت مصطفےٰ کے حوالے سے امام احمد رضا اور دیگر مفسرین کی تفسیرات کا تقابلی مطالعہ ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے آیت کریمہ پھر دیگر مترجمین و مفسرین کی تفسیرات اور آخر میں امام احمد رضا کی تفسیرات پیش کی جارہی ہیں قارئین اس سے بخوبی اندازہ لگالیں گے ان تمام مفسرین میں امام احمد رضا کا مقام و مرتبہ کتنا بلند و برتر اور ان کی تفسیر معتمد تفاسیر سے کتنا قریب تر بلکہ اس کے مطابق ہے۔

خداوند قدوس کا ارشاد ہے: **قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الله واحد** (سورۂ حم سجدہ آیت ۶)

مولانا اشرف علی تھانوی:

(۱) ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں، تفسیر، آپ یوں بھی کہہ دیجئے کہ تم جو میرے ساتھ انکار سے پیش آتے ہو تو میں امر ممتنع یا مستبعد کا مدعی نہیں ہوں، بلکہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں اس کا اقرار کرتا ہوں، ملکیت وغیرہ کا مدعی نہیں کہ موجب توحش ہو اور میرے پاس بس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے [۲]

سورہ حم سجدہ میں لکھتے ہیں ''آپ فرمادیجئے کہ بھائی! تم کو ایمان پر مجبور کرنے کی تو میں قدرت رکھتا نہیں، جو زبردستی قبول کراسکوں کیونکہ میں بھی تم ہی جیسا بشر ہوں، لیکن خدا تعالیٰ نے مجھکو یہ امتیاز دیا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے''۔ [۳]

مترجم مولانا محمود الحسن، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی:۔

(۲) ترجمہ: ''تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم، حکم آتا ہے مجھکو کہ معبود تمہارا

ایک معبود ہے۔ (ترجمہ مولانا محمود الحسن) مولانا شبیر احمد عثمانی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں ''یعنی میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں، خدا نہیں، جو خود بخود ذاتی طور پر تمام علوم و کمالات حاصل ہوں، ہاں اللہ تعالیٰ علوم حقہ اور معارف قدسیہ، میری طرف وحی کرتا ہے، جن میں اصل اصول علم توحید ہے، اسی کی طرف میں سب کو دعوت دیتا ہوں'' [۴]

اور سورہ حم سجدہ میں لکھتے ہیں ''یعنی نہ میں خدا ہوں کہ زبردستی تمہارے دلوں کو پھیر سکوں، نہ فرشتہ ہوں، جس کے بھیجے جانے کی تم فرمائش کیا کرتے ہو، نہ کوئی اور مخلوق ہوں، بلکہ تمہاری جنس و نوع کا ایک آدمی ہوں، جس کی بات کا سمجھنا تم کو جنس کی بنا پر آسان ہونا چاہئے اور وہ آدمی ہوں، جسے حق تعالیٰ نے اپنی آخری اور کامل ترین وحی کے لئے چن لیا ہے'' [۵]

مولانا ثناء الله امرتسری:

(۳) ترجمہ: ''تو کہہ، میں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں، میری طرف وحی پہنچتی ہے کہ تمہارا معبود برحق ایک ہی ہے''

تفسیر: ''میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں، یعنی آدمیت کے وصف میں تم اور میں برابر ہیں، رسالت کا درجہ الگ رہا جو صرف اتنا ہے کہ میری طرف الہام اور وحی پہنچتی ہے کہ تمہارا سب کا معبود برحق ایک ہی ہے اور کوئی نہیں'' [۶]

سورہ حم سجدہ میں لکھتے ہیں ''بطور تبلیغ تو اے نبی ان لوگوں کو کہہ کہ سوائے اسکے نہیں کہ میں تمہاری طرح کا ایک آدمی ہوں، جیسے تم ماں باپ سے پیدا ہوئے، میں بھی ہوں، جیسے تم کھاتے ہو میں بھی کھاتا ہوں، ہاں فرق مراتب ضروری ہے سو وہ یہ ہے کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے، یعنی مجھکو خدائی حکم پہنچتا ہے کہ تمہارا سب کا معبود ایک ہے'' [۷] (مولانا ثناء الله امرتسری)

ترجمہ مولانا محمد جوناگڑھی، تفسیر حافظ صلاح الدین یوسف:

(۴) ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ میں تم جیسا ہی ایک انسان ہوں (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ (مولانا محمد جوناگڑھی)

تفسیر: ''اس لئے میں بھی رب کی باتوں کا احاطہ نہیں کرسکتا'' پھر بحر حاشیہ نمبر ۲ میں لکھتے ہیں ''البتہ مجھے یہ امتیاز حاصل ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے، اسی وحی کی بدولت میں نے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ باتیں بتائیں، جن پر مرور ایام کی دبیز تہیں پڑی ہوئی تھیں، یا ان کی حقیقت انسانوں میں گم ہوگئی تھی'' [۸] سورہ حم سجدہ میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں ''یعنی میرے اور تمہارے درمیان کوئی امتیاز نہیں کہ عقل وفہم میں نہ آسکے، پھر اس سے

اعراض کیوں"[9] (حافظ صلاح الدین یوسف)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی:

(۵) ترجمہ: "اے محمد کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں، تم ہی جیسا، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا بس ایک خدا ہے"[10] مودودی صاحب نے یہاں تو تفسیر نہیں کی، البتہ سورۂ حم سجدہ میں حاشیہ نمبر ۵ کے تحت لکھا ہے "یعنی میرے بس میں نہیں کہ تمہارے دلوں پر چڑھے ہوئے غلاف اتار دوں، تمہارے بہرے کان کھول دوں اور اس حجاب کو پھاڑ دوں جو تم نے خود ہی میرے اور اپنے درمیان ڈال لیا ہے، میں تو ایک انسان ہوں، اسی کو سمجھا سکتا ہوں، جو سمجھنے کے لئے تیار ہو، اسی کو سنا سکتا ہوں، جو سننے کے لئے تیار ہو اور اسی سے مل سکتا ہوں، جو ملنے کے لئے تیار ہو"[11]

ان تمام تراجم و تفاسیر پر تبصرہ سے گریز کرتے ہوئے ہم یہ دیکھیں کہ حضور اکرم ﷺ کس اعتبار سے انسان کی مثل ہیں۔ کیا حضور کے اعضائے جسمانی، یعنی آنکھ، ناک، کان اور ہاتھ وغیرہ کے خواص و افعال، انسان کی طرح ہیں لیکن یہ بات کیسے صحیح ہوگی کیونکہ احادیث طیبہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ آپ کے خواص و افعال اور عام انسانی خواص و افعال میں کسی طرح یکسانیت و مماثلت نہیں، بلکہ کئی اعتبار سے امتیاز و فرق موجود ہے مثلاً

(۱) آپ کے جسم پاک کا زمین پر سایہ نہیں پڑتا تھا[12] جبکہ عام انسانی جسم کا سایہ زمین پر پڑتا ہے۔ (۲) آپ کے جسم پاک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی[13] جبکہ عام انسانی جسم پر مکھیاں بیٹھتی ہیں۔ (۳) آپ کے جسم کا پسینہ مشک و عنبر سے بہتر[14] جبکہ عام انسانی پسینہ بدبودار ہوتا ہے۔ (۴) آپ کی آنکھیں سوتی تھی اور دل بیدار رہتا تھا[15] جبکہ عام انسان سوتا ہے تو اسکے دل پر تاریکیوں کے پردے پڑ جاتے ہیں۔ (۵) آپ کی آنکھیں بیک وقت آگے پیچھے دیکھتی تھیں[16] انسان صرف اپنے سامنے کی چیزیں دیکھتا ہے۔ (۶) آپ ایسی چیزیں دیکھتے اور ایسی باتیں سنتے ہیں جنہیں دوسرے نہ دیکھ سکتے ہیں، نہ سن سکتے ہیں[17]

حاصل کلام یہ کہ اعضائے جسمانی کے خواص و افعال میں کوئی انسان بھی ایسا نہیں، جو ان خصوصیات یا ان میں سے کسی ایک خصوصیت ہی میں سہی، آپ کے مثل ہو۔ پھر مطلقاً یہ کہنا کیسے صحیح ہوگا کہ آپ عام آدمی جیسے ہیں۔

تو کیا آپ شرعی احکام میں انسان جیسے ہیں؟ لیکن یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ کتب سیر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شرعی احکام میں بھی کوئی انسان آپ کے جیسا نہیں۔ اس لئے کہ

(۱) دن اور رات میں آپ پر چھ نمازیں فرض تھیں یعنی آپ پر تہجد کی نماز بھی فرض تھی،[18]

آپ کی امت پر صرف پانچ نمازیں فرض ہیں (۲) آپ پر زکوٰۃ فرض نہیں تھی[19] مگر آپ کی امت صاحب نصاب ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (۳) آپ کے لئے بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ نکاح کرنا جائز جبکہ مسلمان کے لئے بیک وقت چار سے زیادہ جائز نہیں[20] (۴) آپ کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا تھا[21] جبکہ مسلمان کا کروٹ یا ٹیک لگا کر سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۵) آپ کی بیویوں سے آپ کے وصال کے بعد بھی کوئی دوسرا نکاح نہیں کر سکتا[22] جبکہ ہر مسلمان کی بیوی اپنے شوہر کے مرنے کے بعد عدت گزار کر جس غیر محرم مسلمان سے چاہے نکاح کر سکتی ہے (۶) آپ کی ازواج مسلمانوں کی مائیں ہیں[23] پھر یہ بھی دیکھیں کہ خود حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں **ایکم مثلی**[24] یعنی تم میں میرا جیسا کون ہے۔ یہاں استفہام انکاری ہے، تو معنی ہوئے تم میں سے کوئی بھی میرے جیسا نہیں۔ دوسرے مقام پر بالکل واضح انداز میں ارشاد فرمایا **لست کاحد منکم**[25] یعنی، میں تم میں سے کسی کے جیسا نہیں۔

پھر یہ بھی ذہن نشین رہے کہ آپ ﷺ کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے قرآن پاک تو آپ کی بیویوں کے بارے میں فرمارہا ہے **ینساء النبی لستن کاحد من النسا**[26] یعنی اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

ذرا خیال کریں کہ حضور اکرم ﷺ کی بیویاں، دنیا کی عورتوں کی طرح نہیں، پھر آپ کیونکر عام انسانوں کی طرح ہو سکتے ہیں اس لئے ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آیت کریمہ کا مفہوم و معنی پر غور کرنا ہے۔

چنانچہ امام رازی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں **امر محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بان یسلك طریقة التواضع**[27] یعنی اللہ عزوجل نے حضور اکرم ﷺ کو تواضع کا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے "**انا بشر مثلکم**" خدا کے حکم سے بطور تواضع ارشاد فرمایا ہے۔ اور رب کریم ان کا مالک ہے، وہ اس کے محبوب و مملوک، تو مالک کو اختیار ہے کہ وہ اپنے مملوک سے جس طرح چاہے خطاب کرے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "خواجہ را میرسد کہ با بندۂ خود ہرچہ خواہد بگوید و بکند و استیلا و استعلا نماید و بندہ نیز با خواجہ بندگی و فروتنی کند، دیگر را چہ مجال و یاری آنکہ دریں مقام درآید و دخل کند و از حد ادب بیروں رود"[28] یعنی رب کو اختیار ہے کہ وہ اپنے بندے سے جو چاہے فرمائے اور بندہ بھی اپنے رب کے ساتھ جیسا چاہے تواضع و انکسار سے پیش آئے، دوسرے کو کیا مجال کہ اس معاملہ میں دخل اندازی کرے اور حد ادب سے باہر ہونے کی جرأت کرے۔

علامہ عبد الحمید شیخ الجامعہ، الجامعۃ النظامیہ، حیدر آباد دکن، بھارت، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس وصف حیات کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں:

''مولانا احمد رضا خاں صاحب سیف الاسلام اور مجاہد اعظم گزرے ہیں۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک وعقائد کی حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ تھے۔ آپ کا مسلمانوں پر احسانِ عظیم ہے کہ ان کے دلوں میں عظمت واحترام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاے امت کے ساتھ وابستگی برقرار ہے۔ خود مخالفین پر بھی اس کا اچھا اثر پڑا اور ان کا گستاخانہ لب ولہجہ ایک حد تک درست ہوا۔''

(امام احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں، مطبوعہ الہ آباد، ۱۹۷۷ء، ص:۱۴۵)

پروفیسر عبد الشکور شاد، کابل یونیورسٹی، کابل، افغانستان، کا بیان بھی ملاحظہ ہو:

''علامہ موصوف کی تحقیقی کاوشیں اس قابل ہیں کہ ہندوستان و پاکستان کی تاریخ ثقافت اسلامی میں بالتفصیل ثبت ہوں اور تاریخ علم وہنگ افاغنہ وآریانا دائرۃ المعارف کو لازم ہے کہ ان کے اسم گرامی کو ساری مؤلفات کے ساتھ اپنے اداروں میں محفوظ کریں۔''

(ماتِ یوم رضا، ص:۳۳، بحوالہ حیات مولانا احمد رضا خاں، از پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد، ص:۱۷)

مولانا کوثر نیازی کی ایک روایت بھی نظروں میں رہنی چاہیے۔ وہ اپنے استاذ مولانا ادریس کاندھلوی کا قول یوں بیان کرتے ہیں:

''میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی سے لیا ہے۔ کبھی کبھی اعلیٰ حضرت کا ذکر آجاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے تھے۔ ''مولوی صاحب! (یہ مولوی صاحب اُن کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا خاں کی بخشش تو انہی فتووں کے باعث ہو جائے گی'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا احمد رضا خاں تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا۔ تم نے سمجھا کہ انہوں نے توہین رسول کی ہے۔ تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ جاؤ اسی ایک عمل پہ ہم نے تمہاری بخشش کر دی۔'' (امام احمد رضا خاں ایک ہمہ جہت شخصیت، ص:۷)

غرض یہ کہ وہ تمام اسلامی معاشرتی رسومات جو اسلامی ثقافت کی شناخت اور اس کی علمبردار ہیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تعلیمات میں نصوص شرعیہ سے جہاں اُن کا جواز ثابت کیا وہاں اُن تمام دینی واسلامی رسومات میں پیدا ہو جانے والی خرابیوں کی اصلاح بھی کی، اور یوں مسلم ثقافت کا چہرہ نمایاں کیا۔ شیخ محمد اکرام جو عقائد کے اعتبار سے وہابی اور نظریاتی طور پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سخت مخالفت رکھتے تھے اپنی کتاب میں یوں رقمطراز ہیں:

''مولوی احمد رضا خاں نام: (انہوں) نے کوئی پچاس کے قریب کتابیں مختلف نزاعی اور

علمی مباحث پر لکھیں اور نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی۔ وہ تمام رسوم فاتحہ خوانی، چہلم، برسی، عرس، تصور شیخ، قیام میلاد، استمداد از اہل اللہ (مثلاً یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ سے) اور گیارھویں کی نیاز وغیرہ کے قائل ہیں۔ (موج کوثر، ص:۷۰۔ ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور۔ کلب روڈ)

سماجی ومعاشرتی اثرات:

کنز الایمان شریف نے صرف مذہبی واعتقادی زندگی کو ہی متاثر نہیں کیا۔ بلکہ اس نے عامۃ الناس کی سماجی ومعاشرتی زندگی پر بھی اپنے گہرے اثرات مرتب کیے ہیں مثلاً یہ کہ

[۱] شادی بیاہ کے موقع پر دلہن کو جہاں جہیز میں عمدہ اور قیمتی سامان دیا جاتا ہے۔ وہاں ہمارے معاشرے میں بچی کو قرآن مجید کا تحفہ دے کر گھر سے روانہ کرنے کا قابل قدر اور مستحسن طریقہ بھی پایا جاتا ہے۔ راقم کا یہ مشاہدہ بھی ہے اور تجربہ بھی کہ اس موقع پر بالعموم جو مصحف شریف دلہن کو اس کے گھر والوں کی طرف سے دیا جاتا ہے وہ ترجمۂ کنز الایمان شریف ہی ہوتا ہے۔

[۲] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کا یہ خصوصی فیض ہے کہ جوں جوں لوگوں میں قرآنی تعلیمات کا شوق بڑھ رہا ہے توں توں اُن کے اندر عشق ومحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات بھی فروغ پا رہے ہیں۔ اور ان کا اظہار یوں ہوتا ہے کہ پہلے بالخصوص شادی کی تقریبات پر ناچ گانے اور رنگ وسرود کی محفلیں سجائی جاتی تھیں۔ اور حد سے بڑھ جانے والے شراب میں مست ہو کر دادِ عیش دیتے تھے مگر اب الحمد للہ رنگ ثقافت بھی بدل رہا ہے اور طرز معاشرت بھی تبدیل ہو رہا ہے اور روز بروز خوشی ومسرت کے ان لمحاتمیں محافلِ قرأت ونعت، محافل میلاد کی صورت میں ذکر الٰہی اور عشق ومحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پرور نغمے الاپے جاتے ہیں۔ دلوں کو ذکر خدا اور رسول سے تسکین پہنچانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اس لیے اگر یہ کہا جائے کہ اس سماجی ومعاشرتی انقلاب اور ذہنی سوچ میں تبدیلی کا سہرا سراسر صاحب کنز الایمان اور کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کے سر ہے تو یہ خلاف حقیقت نہ ہوگا۔

[۳] اس وقت مارکیٹ میں متعدد تراجم قرآنی شائع بھی کیے جا رہے ہیں اور وہ کثرت سے فروخت بھی ہو رہے ہیں لیکن جس قدر اشاعتی ادارے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری کا ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' چھاپتے ہیں کوئی دوسرا ترجمہ اتنی کثیر تعداد میں شائع نہیں ہوتا۔ راقم نے حضرت حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمۃ یا علامہ اقبال احمد فاروقی دونوں میں سے کسی ایک بزرگ سے سنا تھا کہ شروع شروع میں تاج کمپنی والے اپنے مخصوص نظریات کی وجہ سے کنز الایمان شریف کو چھاپنے پر تیار نہ تھے۔ انہیں بہت سے لوگوں نے اس طرف